

## 262132- اللہ تعالیٰ کی دونوں آنکھوں کا ثبوت

### سوال

میں نے عقیدہ پڑھنا شروع کیا ہے، میرا پہلا سوال یہ ہے کہ کیا اللہ تعالیٰ کی آنکھیں ثابت کرنے کیلئے کافی دلائل موجود ہیں؟ میں نے سنا ہے کہ کچھ احادیث ہیں جس میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا ہے کہ دجال کا نا ہوگا، تو کیا یہ صحیح ہے؟ اور کیا کانے سے مراد امدھاپن نہیں ہے؟ اور کیا اگر میں اللہ تعالیٰ کیلئے آنکھوں کو ثابت نہیں مانتا کیونکہ اس بارے میں دلائل ناکافی ہیں تو کیا میں اس طرح دائرہ اسلام سے خارج ہو جاؤں گا؟

### پسندیدہ جواب

اللہ تعالیٰ کیلئے دونوں آنکھوں کے اثبات پر تمام اہل سنت کا اجماع ہے، انہوں نے اس کیلئے صحیح ثابت شدہ احادیث کو دلیل بنایا ہے ان میں واضح ہے کہ اللہ تعالیٰ - نعوذ باللہ - کا نا نہیں ہے۔

کانا

پن، اور امدھاپن میں فرق ہے، کانے پن کا مطلب ہے کہ ایک آنکھ ضائع ہو چکی ہو، یا موجود ہی نہ ہو۔

قاموس المحيط صفحہ: 446 میں ہے کہ عربی زبان میں "عمور" سے مراد دونوں میں سے ایک آنکھ کا ضائع ہو جانا ہے۔ ختم شد

امام بخاری نے حدیث (7407) میں عبد اللہ بن مسعود سے نقل کیا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے دجال کا ذکر کیا گیا تو آپ نے فرمایا "بے شک اللہ تم پر مخفی نہیں ہے بے شک اللہ کا نا نہیں ہے اور اپنے ہاتھ سے اپنی آنکھ کی طرف اشارہ کیا اور بے شک مسیح دجال دائیں آنکھ سے کانہا ہوگا اس کی ایک آنکھ انگوڑی کی طرح ابھری ہوئی ہوگی۔"

صحیح بخاری: (7407) اور مسلم: (2933) میں انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (ہر نبی نے اپنی امت کو کانے اور کذاب سے خبردار کیا ہے، خبردار! وہ کانہا ہے اور تمہارا پروردگار کانہا نہیں ہے، اور اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان کف رکھا ہوا ہے)

امام بیہقی نے ایسی روایات پیش کی ہیں جن میں اللہ تعالیٰ کی دونوں آنکھوں کا ثبوت موجود ہے۔

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کہتے ہیں :

”پھر انہوں نے [یعنی امام بیہقی] ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث کا اور ایک شاہد بھی ذکر کیا ہے جو کہ عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر کہتے ہوئے سنا: (بیشک ہمارا پروردگار سنے والا، دیکھنے والا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی آنکھوں کی جانب اشارہ فرمایا) اس کی سند حسن ہے۔“ ختم شد  
فتح الباری (373/13)

اسی روایت کو امام دارمی رحمہ اللہ نے النقص علی بشر المریسی (318/1) میں ذکر کرتے ہوئے تثنیہ کا صیغہ بھی ذکر کیا ہے، چنانچہ اس میں الفاظ ہیں: (تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی دعا [شہادت والی] انگلی اپنی دونوں آنکھوں پر رکھی اور اپنا انگوٹھا اپنے کانوں پر رکھا)

نیز امام دارمی رحمہ اللہ النقص علی بشر المریسی (327/1) میں مزید لکھتے ہیں کہ: ”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان: (بیشک اللہ کا نانا نہیں ہے) کی تفسیر واضح ہے کہ اللہ تعالیٰ کی دو آنکھیں ہیں، اللہ تعالیٰ کا نانا نہیں ہے“ ختم شد

ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں :

”ہم یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ ہمارے پروردگار خالق و مالک کی دو آنکھیں ہیں، اللہ تعالیٰ ان سے دیکھتا ہے، چاہے وہ زمین کی کتنی ہی گہرائی میں ہو، یا نچلی ساتویں زمین سے بھی نیچے ہو، اور جو کچھ بھی بلند و بالا آسمانوں میں ہے، اللہ تعالیٰ ان سب کو دیکھ رہا ہے“ ختم شد  
کتاب التوحید (1/76)

ابوالحسن اشعری رحمہ اللہ نے اہل حدیث اور اہل سنت سے اسی کو نقل کیا ہے، اس بارے میں کسی قسم کا اختلاف ذکر نہیں فرمایا، آپ کہتے ہیں: ”اہل حدیث اور اہل سنت کا عقیدہ مختصر طور پر یہ ہے کہ: وہ اللہ تعالیٰ، فرشتوں، کتابوں، رسولوں اور جو کچھ بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے آیا ہے اس کا اقرار کرتے ہیں، اس طرح

تشریح اور یوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جو بھی روایت کیا ہے اس میں سے کسی بھی چیز کو مسترد نہیں کرتے۔

اہل حدیث اور اہل سنت اس بات کا اقرار بھی کرتے ہیں کہ: اللہ سبحانہ و تعالیٰ یکتا معبود برحق ہے، وہ بے نیاز ہے، اس کے سوا کوئی معبود حقیقی نہیں ہے، اس کی بیوی اور اولاد نہیں، محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے بندے اور رسول ہیں، جنت اور جہنم دونوں حق ہیں، قیامت قائم ہو کر رہے گی اس میں کوئی شک و شبہ والی بات نہیں ہے، اور اللہ تعالیٰ قبروں میں مدفون مردوں کو ضرور اٹھائے گا۔

اہل حدیث اور اہل سنت اس بات کا اقرار بھی کرتے ہیں کہ: اللہ سبحانہ و تعالیٰ اپنے عرش پر ہے، جیسے کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان بھی ہے:

﴿الرَّحْمٰنُ

عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰی﴾۔

رحمن آسمان پر مستوی ہے۔ [الرحمن]:

[5]

وہ اس بات کا بھی اقرار کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے دو ہاتھ ہیں، لیکن وہ ان کی کیفیت بیان نہیں کرتے، اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿خَلَقْتُ

بِیْئَتَیْ﴾۔

میں نے اپنے دونوں ہاتھوں سے پیدا کیا۔ [ص: 75] اور ایسے ہی دوسری جگہ فرمایا:

﴿بِئْنَ

یَدَیْہِ بَشِوْطَتَیْنِ﴾۔

بلکہ اس کے دونوں ہاتھ پھیلے ہوئے ہیں۔ [المائدہ]:

[64]

نیز وہ اللہ تعالیٰ کی دو آنکھیں بلا کیفیت بیان کئے تسلیم کرتے ہیں،

اس کی دلیل اللہ کا فرمان ہے: ﴿وَبِیْئَتَیْ

وَجْہِ رَبِّکَ ذُو الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ﴾۔

اور باقی رہے گا تیرے ذوالجلال والاکرام پروردگار کا چہرہ [الرحمن: 27]

اللہ تعالیٰ کا چہرہ بھی ہے، اس کی دلیل اللہ کا فرمان ہے: ”ختم شد

”مقالات الإسلامیین“ ص 290

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ:  
”اہل سنت کا اس بات پر اجماع ہے کہ ”یعنین“ سے مراد دو آنکھیں ہیں۔

اس کی تائید اس حدیث سے بھی ہوتی ہے کہ جس میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
دجال کے بارے میں فرمایا: (وہ کاٹا ہے اور تمہارا پروردگار کاٹا نہیں ہے) ”ختم شد  
مجموع فتاویٰ ابن عثیمین (235/3)

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کیلئے آنکھ کا ثبوت مفرد یا جمع کے صیغے میں ہے، ان میں  
تطبیق اور جمع کیلئے کریں گے اس کی تفصیلات جاننے کیلئے آپ سوال نمبر: (145423)  
کا جواب ملاحظہ کریں۔

دوم:

اگر کسی شخص کے لیے اللہ تعالیٰ کی دو آنکھیں ہونے کی دلیل واضح نہ ہو اور وہ اللہ  
تعالیٰ کی ایک آنکھ ہی ثابت سمجھے تو وہ اس موقف کی بنا پر کافر نہیں ہوگا، تاہم  
اپنے اس غلط موقف کی بنا پر غلط ہوگا اور اس کا موقف اہل سنت سے متضاد ہوگا، اور  
دلیل کی عدم وضاحت اس کا عذر بن جائے گا۔

واللہ اعلم.